Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۱۲ روپے
ششماہی ۷
سہ ماہی ۴
ماہوار ۲ ۱/۲
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم یکشنبہ
۲۹ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۳ اخاء ۱۳۲۸ ہش | ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۴۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ اخاء: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آنکھوں اور پیٹ میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

—— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حرارت آج نہیں ہے۔ عام طبیعت بھی نسبتاً بہتر رہی ہے۔ احباب کامل صحتیابی کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

پٹ سن کی بین الاقوامی تجارت کے تحفظ کے لئے آرڈیننس کا اجراء

کراچی ۲۲ اکتوبر: پٹ سن کی بین الاقوامی تجارت کے تحفظ کے لئے گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جسے فوری طور پر نافذ کر دیا جائے گا۔ اس کی رو سے مرکزی حکومت پٹ سن کی خرید و فروخت کے لئے کم سے کم قیمت مقرر کرے گی۔ جو شخص حکومت کی مقرر کردہ قیمت سے کم قیمت پر پٹ سن کی خرید و فروخت عمل میں لائے گا۔ اسے تین سال قید یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جا سکے گی۔ نیز اس کا خرید کردہ مال بھی ضبط کیا جا سکے گا۔ علاوہ ازیں پٹ سن کے تمام کاروبار اور ذخیروں کی نگرانی کے لئے ایک بورڈ قائم کیا جائے گا۔

وحدتِ فکر اور اتحاد میں ہی ہماری تمام تر کامیابی کا راز پنہاں ہے

جزوی اختلافات سے تخریبی عناصر کو فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیجئے

عام انتخابات آئندہ ایک سال کے اندر اندر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائینگے

ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر کی پریس کانفرنس

لاہور ۲۲ اکتوبر: مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر نے آج تمام اخبار نویسوں کی ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ قیام پاکستان اور اس کے استحکام میں آج تک ہمیں جتنی بھی کامیابی نصیب ہوئی ہے۔ وہ وحدت فکر اور اتحاد کی بدولت ہی نصیب ہوئی ہے ہمیں اپنے طرز عمل میں اور بالخصوص آزادی رائے کے استعمال میں ایسی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ جس سے ملک میں انتشار پیدا نہ ہو اور انتشار پھیلانے والے اس کو اپنی مذموم حرکات پر پردہ ڈالنے اور اس طرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کا ذریعہ نہ بنا سکیں۔ مملکت کے مفاد کو ہمیں بہرحال مقدم رکھنا چاہیئے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا صوبہ بھر میں عام انتخابات آئندہ ایک سال کے اندر اندر پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔ رائے دہندگان کی فہرستیں مکمل ہو چکی ہیں ان کی چھپائی کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ امید ہے۔ اگلے ماہ رمضان سے قبل یا رمضان گذرنے کے بعد تمام انتظامات مکمل ہو جانے پر انتخابات کا عملاً آغاز کر دیا جائے گا۔

بدعنوانیوں کی روک تھام کے سلسلے میں بعض سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اس کام کے لئے جو ایک علیحدہ محکمہ مقرر ہے۔ اس کے زیر انتظام تمام بددیانت افسران اور ملازمین کے خلاف تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اس محکمے کو مزید مضبوط بنانے اور وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے یقین دلایا۔ کہ یہ تحقیقات صرف ان اٹھارہ سابق ممبران اسمبلی تک ہی محدود نہیں رہے گی۔ جن کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ بلکہ بلاتخصیص و امتیاز ہر قابل مواخذہ شخص کے طرز عمل کے متعلق پوری چھان بین سے کام لیا جائے گا۔

دوران تقریر میں ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر نے اخبار نویسوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ملکی معاملات اور افسران حکومت کے طرز عمل کے متعلق نکتہ چینی اور تنقید اس رنگ میں ہونی چاہیئے۔ کہ جو کسی لحاظ سے بھی مملکت کے عام مفاد کے خلاف نہ ہو۔ آپ نے کہا تنقید و تبصرہ کا حق استعمال کرنے میں بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر اگر حکومت کوئی قانون یا آرڈیننس نافذ کرتی ہے تو کم از کم اس کے حق میں یا اس کے خلاف اظہار خیال کرتے وقت اتنی احتیاط کا برتنا ضروری ہے۔

بقیہ دیکھو صفحہ ۸

کراچی ۲۲ اکتوبر: درآمد کی پابندیاں کم کرنے کے سلسلے میں حکومت پاکستان نے امریکہ سے ایک سمجھوتہ کیا ہے۔

مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ہمارے نزدیک سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے

ڈھاکہ میں آنریبل مسٹر لیاقت علی خان کی تقریر

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر: پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے پھر زور دیا ہے۔ کہ پاکستان کے نزدیک مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ آج انجمن انصار کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا کہ اس سے زیادہ اہم اور کوئی بات نہیں ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کے پُرامن حل کے لئے وہاں کے باشندوں کو اپنی آزادانہ رائے کے اظہار کا موقع دیا جائے۔ اگر یہ مسئلہ پُرامن طریق پر حل ہو جائے تو اچھا ہے۔ لیکن بعض اوقات جب پُرامن طریق پر کسی معاملہ کو حل کرنا ممکن نہیں رہتا تو پھر دوسرا طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا موقع پیدا ہوا تو مجھے اعتماد ہے کہ پاکستانی اپنے ملک کی خاطر جان قربان کرنے سے قطعاً دریغ نہ کریں گے مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی ہے کہ مشرقی پاکستان کے باشندے کشمیر کے مسئلے میں اتنی ہی دلچسپی لیتے ہیں۔ جتنی کہ کشمیر کے قریب رہنے والے دوسرے پاکستانی لے رہے ہیں۔

پابندی اُٹھا دینے کا اعلان

پشاور ۲۲ اکتوبر: یہاں ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جوار، باجرہ، مکئی اور جَو کی نقل و حرکت پر سے تمام پابندیاں اٹھا لی گئی ہیں۔ اب صوبہ سرحد قبائلی علاقوں اور باہر کے مقامات میں یہ اناج بلا روک ٹوک بھیجا جا سکتا ہے۔

گھریلو صنعتوں کی مالی کارپوریشن

کراچی ۲۲ اکتوبر: پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد نے صنعتی نمائش کے جلسہ تقسیم انعامات میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے ایک صنعتی مالی کارپوریشن قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

مغربی پنجاب کا ۵۰ ہزار ٹن فالتو اناج

مشرق وسطیٰ میں بھیجا جائے گا

لاہور ۲۲ اکتوبر: آج پشاور سے سکھر جاتے ہوئے گورنر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے یہاں ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا کہ مغربی پنجاب کا ۵۰ ہزار ٹن فالتو اناج مشرق وسطیٰ کے ممالک بھیجنے کے لئے بہت جلد کراچی پہنچا دیا جائے گا۔ آپ نے کہا افغانستان نے گیہوں حاصل کرنے کی پاکستان سے جو درخواست کی ہے حکومت پاکستان اس پر بھی غور کر رہی ہے۔

شام میں تیسرے فوجی انقلاب کا خطرہ

پیرس ۲۲ اکتوبر: اخبار "نگارد" کے نامہ نگار مقیم لندن نے تحریر کیا ہے۔ کہ شام اور عراق کے الحاق کے سلسلے میں فرانس کی حیثیت اس وقت ایسے اعصابی مرکز میں کسی پیش از وقت فیصلہ کے خطرات سے بچنا ہے۔ تقریباً یہی موقف امریکہ کے سرکاری حلقوں کا بھی ہے۔ یہ بات معلوم ہے۔ کہ شامی فوج اس قسم کے اتحاد کی سخت مخالف ہے اور اس سال تیسرے فوجی انقلاب کے خطرہ کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اس کا جو کچھ نتیجہ ہو گا۔ اس سے حتمی طور پر بعض بے چینیاں دور ہو جائیں گی۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ فرانس کی جانب یہ بات زیادہ معمول کے مطابق ظاہر ہو گی کہ جب ایسا وقت آئے تو زرخیز ہلال کا جو شام و لبنان میں مسلم عوام کا حصہ بنا ہوا ہے سرکردہ لیڈر اور عوام ہونے کے حیلے شام اور دمشق ہو۔ نامہ نگار اس امر کا سبب یہ بیان کرتا ہے۔ کہ شام کے مقابلہ میں عراق میں بسنے والی چھوٹی آبادی زیادہ ہے۔ (اسٹار)

—— لندن ۲۲ اکتوبر: ہفتہ وار اخبار "اسپکٹیٹر" نے شام و عراق کی یونین کی تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس یونین کی شکل ابھی مبہم ہے۔ لیکن اس بات کا امکان ہے کہ دونوں ملکوں کا مکمل طور پر الحاق کر دیا جائے گا کیونکہ اس کی وجہ سے جنرل اسمبلی میں ایک ووٹ کم ہو جائے گا۔ زیادہ ممکن یہ ہے کہ دونوں ملکوں کی فوجوں کو ملا دیا جائے گا۔ اور کسٹم کا سلسلہ ختم کر دیا جائے گا۔ اور اخیر میں اس کی حیثیت ایک سیاسی فیڈریشن کی سی ہو جائے گی۔ (رائٹر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس دفتر بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

قادیان کے تازہ حالات

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ——

(۱) قادیان کے تازہ خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوستوں کی معمولی بیماری کے سوا خدا کے فضل سے قادیان میں سب دوست خیریت سے ہیں

(۲) چند دن ہوئے قادیان کے بعض دوست بعض کاموں کے تعلق میں جالندھر گئے تھے۔ اور جالندھر کے کمشنر (مسٹر سری نگیش صاحب) اور بعض دوسرے افسروں سے ملے۔ اور واپسی کو امرتسر ٹھہرتے ہوئے دوسرے دن قادیان بخیریت پہنچ گئے۔

(۳) اس دفعہ عید پر پاکستانی احباب کی طرف سے اٹھارہ عدد قربانیاں کی گئیں۔ ہندوستانی احباب کی طرف سے جو قربانیاں ہوئیں۔ وہ ان کے علاوہ تھیں۔

(۴) مقدمہ اللہ رکھا جو ۲۵ درویشوں کے خلاف دائر ہے (اور سلطان احمد درویش کی وفات کی وجہ سے اب مقدمہ میں ۲۴ کس احمدی مدعا علیہ رہ گئے ہیں) اس کی آئندہ تاریخ ۴ نومبر مقرر ہوئی ہے۔ جو علاوہ دستور سابق بٹالہ میں ہوگی۔ دوست اپنے درویش بھائیوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مقدمہ کے علاوہ اللہ رکھا بعض اور طریقوں پر بھی فتنہ کی آگ بھڑکاتا رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے مظلوم بھائیوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

(۵) فی الحال پاکستان اور ہندوستان کے درمیان شرح تبادلہ کے معین نہ ہونے کی وجہ سے بیمول اور منی آرڈروں کا آنا جانا بند ہے۔ لیکن معلوم نہیں کس وجہ سے قادیان کے پوسٹ آفس نے پہلے سے پہنچے ہوئے منی آرڈروں کی تقسیم بھی روک رکھی ہوئی ہے۔ ہمارے دوستوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اور ساتھ ہی درخواست کی ہے۔ کہ بے شک مساوی شرح تبادلہ پر پہنچے ہوئے منی آرڈر تقسیم کر دیئے جائیں۔ اس میں ان کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اور اس میں حکومت ہندوستان کا بھی کوئی نقصان نہیں۔ لیکن ابھی تک اس درخواست پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ یک شدہ منی آرڈروں کے رکنے کے سوا ڈاکخانہ قادیان نے کسی غیر معلوم وجہ سے فی الحال رجسٹرڈ خطوط کا دینا بھی روک دیا ہے۔ اس کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا ہے۔

(۶) قادیان کا جلسہ سالانہ جو ایک طرح سے سب ہندوستانی جماعتوں کا جلسہ ہے انشاء اللہ حسب دستور دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ اور قادیان کی صدر انجمن احمدیہ نے درخواست دی ہے کہ اس جلسہ کی شرکت کے لئے ۳۰۰۰ ہندوستانی احمدیوں کو اجازت دی جائے۔ جو دہلی۔ یوپی۔ بہار۔ کلکتہ۔ بمبئی اور حیدر آباد دکن وغیرہ سے آئیں گے۔

(۷) جو دیہاتی مبلغ (مولوی اللہ بخش صاحب) گذشتہ ایام میں انبیٹہ ضلع مظفر نگر یوپی میں ڈوب کر شہید ہو گئے تھے۔ ان کی جگہ قادیان سے دوسرے مبلغ کے بھجوانے کی تجویز کی گئی ہے۔

(۸) ہندوستان سے چار احمدی دوست کچھ عرصہ قیام کرنے کے لئے قادیان پہنچے ہیں۔

(۹) قادیان کے دوست اپنے پاکستانی احباب کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۴۹-۱۰-۲۳

خدام الاحمدیہ کی رسید بکیں

مجالس خدام الاحمدیہ کو مرکز سے جو رسید بکیں وصولی چندہ کے لئے بھجوائی جاتی رہی ہیں۔ ان میں سے بہت سی تعداد مرکز میں واپس نہیں آئی۔ اس اعلان کے ذریعہ قائدین و زعماء سے درخواست ہے۔ کہ سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے ہاتھ تمام رسید بکیں جو مکمل ہو چکی ہوں مرکز میں بھجوا دیں:

محمد شفیع سلیم
(نائب محاسب خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے:

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

—— گذشتہ سے پیوستہ ——

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

گذشتہ اعلان کے بعد جن احباب کی طرف سے امداد درویشان قادیان کی مد میں رقوم پہنچی ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نام	رقم
(۱) برکت علی صاحب چک 565 لائل پور	۱-۶-۰ روپے
(۲) مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ	۱۵-۰-۰ "
(۳) شیخ محمد اکرام صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ	۵-۰-۰ "
(۴) شیخ قدرت اللہ صاحب برادر زادہ شیخ محمد اکرام صاحب مذکور	۵-۰-۰ "
(۵) " عظمت اللہ صاحب "	۵-۰-۰ "
(۶) چوہدری فیض احمد صاحب معرفت ماسٹر چراغ دین صاحب عارف والا	۵-۰-۰ "
(۷) کیپٹن مشتاق احمد صاحب معرفت دفتر خدام الاحمدیہ	۱۰-۰-۰ "
(۸) اہلیہ صاحبہ " "	۱۰-۰-۰ "
(۹) کیپٹن نقیب محمد صاحب معرفت دفتر خدام الاحمدیہ	۵-۰-۰ "
(۱۰) شیخ فضل کریم صاحب گھٹیالیاں معرفت شیخ غلام رسول صاحب	۲-۰-۰ "
(۱۱) چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب ریاست بہاولپور معرفت "	۵-۰-۰ "
(۱۲) کرامت اللہ صاحب انبالوی حال سلانوالی	۵-۰-۰ "
(۱۳) خالدہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبدالرحمٰن صاحب رانجھا کراچی	۱۰-۰-۰ "
(۱۴) مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال حال راولپنڈی	۵-۰-۰ "
(۱۵) پیر معین الدین صاحب پسر پیر اکبر علی صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن	۱۰-۰-۰ "
(۱۶) خورشید بیگم صاحبہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر مغلپورہ	۱۵-۰-۰ "
(۱۷) چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب چک 175 جانیاں اپنے پوتے کے عقیقہ کے لئے	۵۰-۰-۰ "
(۱۸) چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب مذکور امداد درویشان	۱۴-۰-۰ "
(۱۹) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی حال منڈی مرید کے	۵-۰-۰ "
(۲۰) میاں عبدالواسع صاحب حال لاہور	۵-۰-۰ "
(۲۱) مولوی ابوالفضل محمود صاحب حال لاہور بطور صدقہ برائے غریب درویشان	۱-۰-۰ "
(۲۲) سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ابوالفضل صاحب مذکور بطور صدقہ	۱-۰-۰ "
(۲۳) مخدوم عثمان علی صاحب سرگودہا	۲-۰-۰ "
(۲۴) چوہدری نذیر احمد صاحب ڈار سیالکوٹ	۱۵-۰-۰ "
(۲۵) سیٹھی کرم الٰہی صاحب آف قادیان حال سیالکوٹ	۷-۰-۰ "
(۲۶) سید سعید احمد صاحب پسر حضرت قاضی امیر حسین صاحب مرحوم کراچی	۱۰-۰-۰ "
(۲۷) والدہ عاشق محمد خان مجوکہ ضلع سرگودہا صدقہ برائے غریب درویشان (ان کے لڑکے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ اور وہ خاص دعا کی درخواست کرتی ہیں۔)	۴-۰-۰ "
میزان	۲۲۹-۶-۰ "

یہ وہ بھائی اور بہنیں ہیں جن کی رقوم میرے دفتر میں پہنچی ہیں۔ مگر ان کے علاوہ بعض ایسے بھائی اور بہنیں بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی رقوم محاسب صاحب ربوہ یا امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کے نام براہ راست بھجوائی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور
مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء

اسلام۔ موجودہ سرمایہ داری اور کمیونزم

ہم نے کل عرض کیا تھا۔ کہ جب اسلام کے معاشی نظام کو کمیونزم کے پیش کردہ معاشی نظام پر فوقیت حاصل ہے۔ تو پھر اسکی کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم کمیونزم سے استفادہ کریں۔ اور پہلے اس کے طریق کار پر عمل کریں۔ اور پھر اس جنت کا راستہ ٹٹولیں۔ جس کی طرف اسلام دنیا کو لانا چاہتا ہے۔ کیوں نہ ہم اسلام ہی سے شروع کریں۔ اور اس طرح شروع کریں۔ جس طرح انبیاء علیہم السلام شروع کرتے رہے ہیں۔ جب یہ مسلمہ بات ہے۔ کہ کمیونزم کی عمارت محض عقلیت کی بنیاد پر کھڑی کی گئی ہے۔ جو ایک خطرناک بنیاد ہے۔ تو کیوں نہ ہم شروع ہی سے اپنی معاشی زندگی کی عمارت کو ان ابدی اصولوں پر قائم کریں۔ جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو دیئے ہیں۔

آج یورپ نے اگر اللہ تعالےٰ کے مقررہ راستہ سے ہٹ کر محض عقلیت کے بل پر زندگی کے بعض مسائل حل کرنے کے تجربات کئے ہیں۔ جن میں معاشی مسئلہ بھی شامل ہے۔ تو یہ کوئی دنیا میں انوکھی بات نہیں ہوئی ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے۔ قومیں اکثر ایسا ہی کرتی چلی آئی ہیں۔ اور ہر بار اس کا نتیجہ یہی ہوا ہے۔ کہ وہ الحاد کی لپیٹ میں آجاتی رہی ہیں۔ اور تباہی کے کنارے پر کھڑی ہو جاتی رہی ہیں۔

قرونِ جدیدہ میں یورپ نے جب سے مذہب کو اپنی علمی تحقیقات سے جلاوطن کر کے خالص عقلیت کا سہارا لیا ہے۔ بے شک عقلیت کی وسعت تک اس نے بہت ترقی کی ہے۔ مگر اس ترقی کا انجام جو ہونے والا ہے۔ اس کو آج خود اس ترقی پر فخر کرنے والی قومیں بھی بے طرح محسوس کر رہی ہیں۔

پھر جس سرمایہ داری کی خطرناکی کا علاج کمیونزم کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ بھی تو اسی عقلیت کی پیداوار ہے۔ جس عقلیت کی پیداوار خود کمیونزم ہے۔ کیونکہ ہیگل اور مارکس جس اصول تضاد کے چکر میں پھنسے ہیں۔ یہ اسی بے خدا عقلیت ہی نے تو چلایا ہے۔ اگر موجودہ یورپی سرمایہ دارانہ جمہوری نظام ایک خوبصورت سانپ ہے۔ جس نے اقوام کو کشاں کشاں اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور ان کو ڈس رکھا ہے۔ تو کمیونزم بھی اپنی تمام دلآویزیوں کے باوجود ایک سانپ ہی ہے۔ جو اسی بل سے نکلا ہے۔ جس بل سے سرمایہ داری کا سانپ نکلا ہے۔ اور وہ بل ہے بے خدا عقلیت۔ اس وقت تمام دنیا ان دو سانپوں کے درمیان کھڑی ہے۔ خواہ دونوں میں سے اسے کوئی ڈس لے۔ اس کی موت تو یقینی ہے۔

یہ کہنا کہ جو لوگ کمیونزم کے طریق کار کو پسند نہیں کرتے۔ وہ یقیناً سرمایہ داری کے حامی ہیں۔ کس قدر بے سمجھی کی بات ہے۔ جو لوگ دونوں سانپوں سے بچنا چاہتے ہیں۔ ان پر یہ الزام لگانا کہ چونکہ وہ ایک کو قبول نہیں کرتے۔ اس لئے دوسرے کی پشت و پناہ ہیں۔ قلتِ تدبر اور کوتہ نظری نہیں تو اور کیا ہے؟

چونکہ سرمایہ داری اور کمیونزم دونوں اسلام سے باہر ہیں۔ اس لئے ان کا آپس کا جھگڑا بھی اسلام سے باہر ہے۔ اسلام کے نزدیک دونوں میں سے ایک بھی راہِ راست پر نہیں۔ اس لئے دونوں میں سے اسلام کسی کا ساتھی نہیں بن سکتا۔ نہ سرمایہ داری کا اور نہ کمیونزم کا۔ اسلام کے نزدیک اگر سرمایہ داری مغضوب ہے۔ تو کمیونزم ضالین میں داخل ہے۔ وہ دونوں کے حامیوں کو صراط مستقیم پر لانا چاہتا ہے

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

یعنی ان لوگوں کا راستہ جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام کیا ہے۔ نہ ان لوگوں کا جن پر اس کا غضب نازل ہوا۔ اور نہ گمراہوں کا۔" عقلیت کی پیدا کردہ یہ دونوں جماعتیں اگر آپس میں ٹکرانے پر تلی ہوئی ہیں۔ تو یہ اسلام کا کام ہے۔ کہ دنیا کو ان کے تصادم سے پیدا ہونے والی ہلاکت سے بچا لے۔ جو سعید روحیں اسلام کی آواز سنکر اس کی طرف آئیں گی۔ وہ یقیناً بچ جائیں گی۔ ورنہ ابوجہلوں کا انجام جو ہوتا ہے ہوتا ہی ہے۔

اسلام کا بنیادی اصول "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے۔ جو بھی معاشی حل اسی اصول کے مطابق ہوگا۔ وہی صحیح ہے۔ جو بھی معاشی حل خالص عقلیت کی بناء پر کیا جائیگا غلط ہوگا۔ اسلام میں جس طرح گورے کالے کا فرق نہیں۔ جس طرح عجمی عربی کا امتیاز نہیں۔ اسی طرح امیر و غریب۔ آقا اور غلام۔ سرمایہ دار اور مزدور کا کوئی فرق و امتیاز نہیں۔ اسلامی نظام میں کوئی طبقاتی جنگ نہیں۔ اس لئے اس میں کسی ایسی تحریک کے پیدا ہونے کا بھی امکان نہیں۔ جو طبقاتی جنگ کے مقابلہ میں ہو۔

بے شک عہد رسالت۔ خلافت راشدہ اور حضرت عمر ثانی کے اڑھائی سالہ عہد میں اسلامی نظام کا آفتاب پوری آب و تاب سے چمکا تھا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اب پھر اسی آب و تاب کے ساتھ نہیں چمک سکتا۔ جب تک ہیگل۔ مارکس انجیلیز اور لینن کے چراغوں سے روشنی حاصل نہ کرے۔ وہ یقیناً پھر اسی طرح چمکے گا۔ اور اپنے ذاتی نور سے چمکے گا۔ اور اس طریق سے چمکے گا۔ جس طریق سے وہ خیر القرون میں چمکا تھا۔ اور وہ طریق انبیاء علیہم السلام کا طریق ہے۔ جب وہ چمکے گا۔ تو اسکی شعاعیں سرمایہ داری اور کمیونزم کے دونوں اندھیروں کو چیر کر نکلیں گی۔

تا کجا طور پہ دریوزہ گری مثلِ کلیم
اپنی مٹی سے عیاں شعلہ سینائی کر

آفاق کے مقالہ نگار صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر آج کوئی اللہ کا بندہ مذہب کو صحیح صورت میں پیش کرے۔ اس کو غریبوں کا والی اور معاشی استحصال کے دشمن کے طور پر پیش کرے جیسے انبیاء علیہم پیش کرتے رہے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سوشلزم اور مذہب کا کوئی تصادم ہو۔ تصادم برطرف سوشلزم کی منفرد حیثیت ہی ختم ہو جائے۔"

سوال ہے کہ جب خدا کے بندے کا طول و عرض آپ خود مقرر کرتے ہیں۔ تو حقیقی خدا کے بندے کو آپ پہچان ہی کس طرح سکتے ہیں۔ جب آپ کے خیال میں خدا کا بندہ سرمایہ داری اور کمیونزم کے گزوں سے ہی ناپا جانا چاہیئے۔ تو آپ اس خدا کے بندے کو جو اسلام کا احیا کرنا چاہے۔ کس طرح پہچان سکتے ہیں۔ جب آپ صرف ایک مارکس ایک انجیلیز ایک لینن ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ کو ایک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک ابوبکرؓ۔ ایک عمرؓ ایک عثمانؓ۔ ایک علیؓ کس طرح نظر آ سکتے ہیں۔ اللہ کا بندہ تو انہی آخر الذکر نمونوں پر ہی ہوگا۔ جس کی نظر میں حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف دونوں یکساں ہوں گے۔ جو امیر و غریب دونوں کی تربیت اس طرح کرے گا۔ کہ طبقاتی سوال پیدا ہی نہیں ہو سکے گا۔ جو ایک حبشی غلام کو مغرور سے مغرور عرب سردار کا ہمدوش کر دے گا۔ جو آقا اور غلام کو بھائی بھائی بنا دے گا۔ دونوں کو باہم بغلگیر کر دے گا۔ لیکن آپ تو ایک کے ہاتھ کو دوسرے کے گلے پر دیکھے بغیر خوش نہیں ہو سکتے۔ آپ تو ایک کی تلوار سے دوسرے کا لاشہ خاک و خون میں رقصاں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ آپ تو پرولتاریہ کو دولتمندوں کے سینوں میں چھری گھونپتے ہوئے ملاحظہ کرنے کے خواہشمند ہیں۔ آپ کو خدا کے حقیقی بندے سے کیا مطلب؟ اللہ کا بندہ تو امیروں اور غریبوں کے درمیان محبت و آشتی پیدا کرنے کے لئے آئے گا۔ نہ کہ دونوں کو لڑانے کے لئے۔

ایک عجیب و غریب نوٹ

لائل پور کے جناب شیخ مولا بخش صاحب نے ایک چوکھٹا "پیغام صلح" میں شائع کرایا ہے۔ جو ہم لفظ بلفظ ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک تاکیدی حکم جناب میاں محمود احمدؐ صاحب اور ان کی جماعت اس حکم پر عمل کرتی۔ تو غلطی سے بچ جاتی۔ اب بھی موقعہ ہے اگر وہ مامور الٰہی کے اس حکم کی طرف توجہ کریں:۔

۲ نومبر ۱۹۰۲ء یک شنبہ

عصر کی نماز باجماعت ادا کر چکنے کے بعد آپ نے "الحکم" اور "البدر" کے ایڈیٹروں کو بلا کر تاکید کی۔ کہ وہ آپکی تقاریر اور مضامین کے قلمبند کرنے میں ہمیشہ محتاط رہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ کوئی بات غلط پیرایہ میں شائع ہو جائے۔ یا کوئی الہام ہی غلط چھپ جائے جس پر معترضین کو گرفت کا موقع مل جائے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ لوگ ایسے مضامین اخبارات میں چھاپنے سے پہلے مولوی محمد علی صاحب ایم کو دکھا لیا کریں۔ اس میں آپ کا بھی فائدہ ہے اور دوسرے لوگ بھی غلطیوں سے بچے رہیں گے (ڈائری حضرت مسیح موعود حصہ ہفتم صفحہ ۱۰۱)
خاکسار شیخ مولا بخش لائلپور"

سوال ہے کہ کیا جناب شیخ مولا بخش صاحب نے خود "مامور الٰہی" کے اس حکم پر عمل کیا ہے۔ کیا انہوں نے اپنا نوٹ شائع کرنے سے پہلے مولوی صاحب کو دکھا لیا تھا۔ اگر دکھا لیا تھا۔ تو کیا مولوی صاحب نے اسکی غلطی بتائی تھی۔ اگر نہیں تو اس سے ظاہر ہے کہ اب مولوی صاحب میں وہ بات نہیں رہی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل الہام سے بھی نکلتا ہے:۔

"آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔"

اسی الہام سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کسی اچھے وقت کا ذکر ہے۔ اب وہ بات نہیں رہی۔ کیونکہ اگر وہ بات رہتی۔ تو دیکھنے کے بعد مولوی صاحب ایسا غلط نوٹ شائع کرنے کی اجازت نہ دیتے۔

ظاہر ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حکم اپنی تقاریر اور مضامین کے متعلق تھا۔ اور حضور اقدس اب حین حیات میں نہیں ہیں۔ پھر اب کوئی کس طرح اس حکم پر عمل کر سکتا ہے؟ پھر یہ حکم تو "الحکم" اور "البدر" کے ایڈیٹروں کے لئے خاص تھا۔ دوسروں کے ساتھ اس کا کیا تعلق؟

پھر ہم "پیغام صلح" کے مدیر محترم سے پوچھتے ہیں۔ کہ انہوں نے جو تحریر بڑے طمطراق سے چوکھٹے میں شائع کی ہے۔ کیا وہ خود اس پر عمل کرتے ہیں۔ کیا انہوں نے شیخ مولا بخش صاحب کا نوٹ بھی مولوی صاحب کو دکھا کر شائع کیا ہے؟ اگر نہیں دکھایا۔ تو کیوں نہیں دکھایا؟ کیا آپ پر اس حکم کی تعمیل واجب نہ تھی؟

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احمدیہ مسجد لنڈن میں عید الاضحیٰ کی تقریب

مختلف ممالک کے مسلمانوں کی شرکت۔ حضرت امیر المومنین کا پیغام۔ مسجد ربوہ کیلئے دعا

(از مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح بی اے)

عید الاضحیٰ کی تقریب اس دفعہ بروز سوموار ۳ ؍اکتوبر ۱۹۴۹ء کو منائی گئی۔ عید کا وقت ۱۱½ بجے رکھا گیا تھا۔ چنانچہ ۱۰½ بجے سے احباب کی آمد شروع ہوئی۔ اور ۱۱½ بجے تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین سے تمام مسجد پر ہو گئی۔ حاضرین مختلف ممالک کے باشندوں۔ انگریز۔ پاکستانی ہندوستانی۔ ٹرکش۔ چینی۔ ایرانی۔ پولش اور افریقی وغیرہ پر مشتمل تھے۔ سر عبد الرحمٰن۔ مسٹر عزیز احمد سپلائی کمشنر پاکستان آفس لیفٹیننٹ محمد منور خاں مسٹر سڈنی جے چرچ کونسلر۔ میجر جے ڈبلیو سکی اور میجر گلبرانڈ مسٹر بیرسز لوسکی پولش مسلمانوں کے امام۔ روتھیرین اور مسز ٹیری اور مسٹر اور مسز ریمنڈ کنگ ہیڈ ماسٹر وانڈسورتھ سکول بھی اس موقعہ پر تشریف فرما تھے۔

۱۱½ بجے چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے نماز عید پڑھائی۔ عید کی نماز کے بعد آپ نے خطبہ دیا جس میں آپ نے عید الاضحیٰ کے منائے جانے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے کہا کہ یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یاد تازہ کرتی ہے جبکہ آپ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اپنی اہلیہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چھوڑا۔ آپ نے بتایا کہ اسی طرح جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کچھ بڑے ہوئے اور ایک خواب کی بناء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت آپ نے بھی رضامندی کا اظہار کیا۔ اور اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے اشارہ پر قربان کرنے کے لئے پیش کیا۔ پھر اسی طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو جب اس وادی غیر ذی زرع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام مع بچہ کے چھوڑ کر واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ نے وجہ معلوم کرنی چاہی۔ مگر شدت جذبات کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام زبان سے جواب نہ دے سکے۔ پھر دوبارہ اور سہ بارہ پوچھنے پر اور جواب نہ ملنے پر آپ نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اشارۃً فرمایا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ تب حضرت ہاجرہ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو وہ ہمیں ہرگز ضائع نہ کرے گا۔

سو انہی قربانیوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے جو حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے کیں یہ عید منائی جاتی ہے۔ تمام اکناف عالم سے مسلمان حج کرنے کے لئے مکہ جاتے ہیں۔ حاجی اور دوسرے مسلمان اپنے اپنے ملک میں ...... جانوروں کی قربانی اس موقعہ پر پیش کرتے ہیں جو دوسرے طور پر اس بات کا عہد اور اقرار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کی خاطر ہمیں اپنی جانیں دینے کا موقعہ آئے تو ہم اس میں کسی قسم کا دریغ نہیں کریں گے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عید الاضحیٰ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ زندگی کا راز موت میں پنہاں ہے۔ وہ قوم جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ وہ قوم حضرت اسمٰعیل کی طرح کبھی نہیں مرتی۔ بلکہ وہ ان کی طرح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ اسی طرح جو قوم اپنی اولاد کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ ان کی اولاد کبھی فنا نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کی طرح اس قدر بڑھاتا ہے کہ ان کا شمار ناممکن ہوتا ہے۔ اور اسی طرح جو قوم حضرت ہاجرہ کی طرح اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھتی ہے۔ اس قوم کا نگران اللہ تعالیٰ خود ہو جاتا ہے اور اس قوم کو کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔

اس وقت دو متقابل اقوام اٹیم بم جیسے مہلک ہتھیار بنانے میں مصروف ہیں۔ جو دن رات اسی بات کے لئے کوشاں ہیں کہ یہ ہتھیار زیادہ سے زیادہ بنایا جائے اس تیاری سے تمام دنیا کو خطرہ لاحق ہے کہ وہ کہیں ہیروشیما اور ناگاساکی کی طرح ہلاکت کا منہ نہ دیکھے۔ اس مہلک ہتھیار کا علاج صرف اور صرف ایک ہی ہے کہ تمام دنیا اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھک جائے تب یہ اٹیم کوئی نقصان نہیں دے سکتا۔ اٹیم اس وقت نقصان دہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے رشتہ ٹوٹ جائے۔

پس ہم کو بڑی کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ہم خود بھی تعلق پیدا کریں اور دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کریں۔ تا دنیا ان علوم کو بجائے اس کے کہ ہلاکت کے لئے استعمال کرے دنیا اور بنی نوع انسان کی بہبودی اور فائدہ کیلئے استعمال کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

تین مقدس افراد حضرت ابراہیم۔ حضرت ہاجرہ۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی قربانیوں کی وجہ سے مکہ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر عظمت دی کہ اسے مرجع خلائق بنا دیا۔ آپ کی دعاؤں کا ثمرہ آپ کی اولاد میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے دیا جن کے ذریعہ تمام ...... دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کر دیا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی اس قربانی کی روح کو پیدا کر کے جلد جلد ترقیات حاصل کیں۔

اب اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی روح کو پیدا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اب آپ کے موجودہ خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس روح کو ہم میں پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اگر ہم بھی مزید قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں اور ہم بھی روحانیت کے اس بلند مقام کو بحیثیت قوم حاصل کر لیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ کی زندگی عطا فرمائے گا۔ اور اگر تمام مسلمان بھی اس قربانی کی روح کے حامل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہ صرف یہی کہ برباد نہ ہونے دے گا۔ بلکہ ہمیں تمام دنیا پر غلبہ عطا فرما دے گا۔ اور اس وقت ہم حقیقی عالمگیر عید کو دیکھ سکیں گے جبکہ تمام اقوام عالم اس واحد خدا کے آستانہ پر جھک پڑیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی سنایا گیا۔ اور خوشخبری دی گئی کہ آج ربوہ کی مسجد کی بنیاد ۵½ بجے رکھی جائے گی۔ اس لئے تمام احباب دعا میں شریک ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسے مرکز ہدایت و نور کی اشاعت کا مرکز بنائے اور اس مسجد کو ہمارے لئے بابرکت فرمائے۔

خطبہ کے بعد اجتماعی طور پر دعا کی گئی۔ اس کے بعد حاضرین کی تواضع لنچ سے کی گئی۔ دوران میں ایک بجے جبکہ مسجد کی بنیاد رکھنے کا وقت آیا۔ امام صاحب نے تمام حاضرین سے التماس کی کہ اس وقت ذرہ چھری کانٹے رکھ دیں اور اس خاموش دعا میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔

عید کے بعد اخبار ساؤتھ ویسٹرن سٹار نے اس خبر کو ۷ ؍اکتوبر کو شائع کیا۔ جسے قارئین کی دلچسپی کے لئے ترجمہ کر کے تحریر کیا جاتا ہے۔

"سوموار کو دوپہر کے وقت سفید گنبد والی مسجد لنڈن ساؤتھ فیلڈز میں مقدس نیلے قالین پر ایک سو سے کچھ زائد مرد اور عورتیں اور مزید کچھ بچوں نے رکوع اور سجدات بجا لا کر نماز ادا کی۔

امام مسجد مسٹر ایم۔ اے باجوہ نے دس قومیتوں کے مسلمانوں پر مشتمل افراد کو عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی امام نے اس عید الاضحیٰ کی قربانی کے چار ہزار سال قبل کی ابتداء اور یاد کو تازہ کیا اور پھر چند فقرات اٹیم بم کے خطرہ کے متعلق جس سے کہ دنیا کو سامنا ہے بیان فرمائے۔

نماز کے اختتام اور خطبہ کے بعد مہمان قطاروں میں اس خیمہ کے نیچے بیٹھ گئے جو کہ Lawn پر لگایا گیا تھا۔ تا کہ گوشت۔ چاول شوربہ اور پڈنگ (Pudding) کا کھانا تناول فرمائیں۔

پورے ایک بجے چھریاں اور کانٹے میزوں پر رکھ دئیے گئے۔ اور ایک منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی جبکہ عین اس وقت ہزاروں میل دور مغربی پنجاب پاکستان میں نئی مسجد ربوہ کا بنیادی پتھر رکھا جا رہا تھا۔

کھانے کا گوشت کیلیڈونین مارکیٹ سے دو بھیڑیں خود منتخب کر کے مہیا کیا گیا تھا جسے مسجد کے نمائندہ نے خود ذبح کیا تھا۔ پانچ افراد نے اتوار کی ساری رات پکانے اور کھانا تیار کرنے میں صرف کر دی۔ تقریباً ۱۵۰ افراد نے جو کہ دس مندرجہ ذیل قومیتوں یعنی انگریز۔ چینی۔ ہندوستانی۔ پاکستانی اور اٹلی۔ سائپرس۔ سوئٹزرلینڈ۔ ترکی۔ افریقہ۔ پولینڈ اور عراقیوں پر مشتمل تھے کھانا تناول فرمایا۔"

ضروری اعلان برائے انسپکٹران بیت المال

گذشتہ میٹنگ انسپکٹران بیت المال کے موقعہ پر یہ بھی فیصلہ ہوا تھا کہ آئندہ میٹنگ انسپکٹران بیت المال ۱۰ نومبر ۱۹۴۹ء کو پھر ہو گی۔

اب حالات کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ یہ میٹنگ بجائے ۱۰ نومبر کے ۲ نومبر ۱۹۴۹ء کو کی جائے۔ تا انسپکٹران خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے جو ۳۰، ۳۱ ؍اکتوبر کو ہو رہا ہے فائدہ اٹھا سکیں۔ لہٰذا تمام انسپکٹران بیت المال ۲۹ ؍اکتوبر کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ نہایت ضروری ہے۔ ناظر بیت المال

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بعارضہ ہیضہ کئی روز سے بیمار ہے کمزوری بہت ہو گئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اعجازی تصنیف

(از محمد عبد الحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

"اعجاز احمدی" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اعجازی تصنیف ہے۔ یہ کتاب مباحثہ مُدّ ضلع امرتسر کے واقعات پر مشتمل ہے۔ یہ مباحثہ اواخر اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے درمیان ہوا اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس میں حضور کی پیشگوئیوں کی سخت تکذیب کی۔

کتاب کا مضمون نظم اور نثر دونوں پر مشتمل تھا اور پانچ یوم میں لکھا گیا۔ حضور اقدس اس کتاب کو خدا کا ایک نشان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں یقین دل سے جانتا ہوں کہ خدا کی تائید کا یہ ایک بڑا نشان ہے تا وہ مخالف کو شرمندہ اور لاجواب کرے۔ اس لئے میں اس نشان کو دس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ اور اس کے مددگاروں کے سامنے پیش کرتا ہوں" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۶)

حضور اقدس نے یہ مضمون پانچ دن میں لکھ کر مخالفین کو بیس دن کی مہلت دی اور فرمایا کہ:۔

"انہوں نے اس قصیدہ اور اردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا۔ اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کر لیں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی تو نہ صرف دس ہزار روپے سے محروم رہیں گے۔ بلکہ دس لعنتیں ان کا ازلی حصہ ہوگا۔" (اعجاز احمدی صفحہ ۹۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دس ہزار روپیہ کا چیلنج ہی آپ کی صداقت پر برہان قاطع تھا۔ مگر حضور نے اس سے بھی بڑھ کر مخالفین کو غیرت دلاتے ہوئے بطور پیشگوئی فرمایا:۔

"دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں تو کبھی ممکن نہیں ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا۔ اور ان کے دلوں کو غبی کر دیگا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

اس کتاب کو شائع ہوئے نصف صدی گذرنے کو ہے۔ مگر آج تک اس چھوٹی سی کتاب کا جواب نہ لکھا جانا کیا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس کا لکھنے والا یقیناً خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور جو قادیان کی گمنام بستی سے ظاہر ہوا وہ سچا اور صادق ہے خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا اور زبردست نشان ہے کہ ایک گاؤں کا رہنے والا جسے علماء اور عوام زبان عربی سے ناواقف قرار دیتے تھے ایک مضمون پانچ دن میں لکھتا ہے اور اپنے مخالفین کو اس میعاد سے چار بلکہ پانچ گنا وقت دیتا ہے اور ساتھ ہی مبلغ دس ہزار روپیہ بطور انعام بھی مقرر کرتا ہے مگر کسی کو طاقت نہیں کہ وہ اس مضمون کا رد لکھ سکے۔ مخالفین احمدیت کا عاجز آ جانا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام خدا کے برحق نبی تھے۔

بے مثل کلام یقیناً منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے چنانچہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی جو پاکستان دستور ساز اسمبلی کے رکن ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"ٹھیک اسی طرح خدائی کلام وہ ہے کہ ساری دنیا اس جیسا کلام بنانے سے عاجز اور درماندہ ہو۔ ساری دنیا کو للکارا جائے غیرتیں دلائی جائیں۔ مقابلہ کے لئے کھڑا کیا جائے اور لوگ چاہیں کہ کسی طرح یہ روشنی بجھ جائے مگر پھر بھی ویسا کلام بنا کر نہ لا سکیں تو ہم سمجھیں گے کہ یہ خدا کا کلام ہے...... جو نبی دعویٰ کرتا ہے کہ میں نبی ہوں..... اور اس کی یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اللہ جلشانہٗ میرے ہاتھوں اور زبان سے وہ چیزیں ظاہر کرے گا جو اس کی عام عادت کے خلاف پیدا ہوں گی اور دنیا انکی مثال لانے سے عاجز ہو گی پھر اس کے موافق مشاہدہ بھی کیا جا رہا ہو تو یہ خدا کی جانب سے عملاً اس کے دعویٰ کی تصدیق ہے۔ ہم بلا خوف تردید یہ یقین رکھتے ہیں کہ خداوند قدوس جو کہ تمام سچائیوں کا سرچشمہ ہے۔ کسی انسان کو یہ دسترس نہیں دے گا کہ وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے ایسے خوارق عادت دکھلائے کہ دنیا اس کے مقابلہ سے عاجز ٹھہرے۔ جس کا جی چاہے اب بھی اس ضابطہ کا امتحان کر دیکھے۔"

(رسالہ اعجاز القرآن صفحہ ۱۴۔۳۰)

بھائیو! خدارا اس بات پر تو غور کرو۔ ایک طرف علماء کی کثرت اور پھر دس ہزار روپیہ کا انعام اور دوسری طرف شدید مخالفت۔ ان تمام حالات کو سامنے رکھ کر بتاؤ تو سہی کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ ایک انسان جو بے سرو سامان ہے جس کے پاس کوئی جتھہ نہیں۔ جو دنیا سے الگ تھلگ ایک گمنام بستی میں رہتا ہے صرف نوے صفحہ کتاب کی مثل لانے پر اپنے سلسلہ اور اپنے تمام دعاوی کو باطل ماننے کے لئے تیار ہے اس نشان پر حصر کر رہا ہے اور غیرت دلا رہا ہے مگر کسی کو جرأت نہیں کہ مقابلہ پر آئے۔ بھلا آپ لوگ ہی انصاف کریں کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ اور نشان ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے۔ اس کا ہمیشہ بول بالا ہے۔..... اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب تک اس کی ہڈیوں کا پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۷)

"مخالفین چاہتے ہیں کہ میں نابود ہو جاؤں۔ اور ان کا کوئی ایسا داؤ چل جائے کہ میرا نام و نشان نہ رہے مگر وہ ان خواہشوں میں نامراد رہیں گے۔ اور نامرادی سے مریں گے۔ اور بہتیرے ان میں سے ہمارے دیکھتے دیکھتے مر گئے اور قبروں میں حسرتیں لے گئے مگر خدا میری تمام مرادیں پوری کرے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۹)

تعلیم الاسلام کالج یونین کا انتخاب

۲۰ اکتوبر بروز جمعرات کالج یونین کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے منعقد ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

نائب صدر ۔ چوہدری محمد اشرف فورتھ ایر

سیکرٹری ۔ حسام الدین تھرڈ ایر

جائنٹ سیکرٹری۔ سید شمشیر علی شاہ بخاری سیکنڈ ایر۔

ممبران اگزکٹو کمیٹی

محمد خورشید انور۔ محمد اسلم باجوہ۔ امان اللہ چیمہ بشیر احمد خاں رفیق۔ محمد اشرف نائب صدر

تعلیم الاسلام کالج میں کالج یونین کے علاوہ مندرجہ ذیل سوسائٹیوں کے بھی انتخابات ہوئے

الناکس سوسائٹی

صدر ۔ میاں جمیل الدین۔

نائب صدر ۔ کرامت اللہ۔

سیکرٹری ۔ قمر حسین

فنانشل سیکرٹری ۔ بشیر احمد خاں رفیق

سائنس سوسائٹی

نائب صدر ۔ رفیق احمد ساہی

سیکرٹری ۔ محمد اسلم باجوہ

اسسٹنٹ سیکرٹری۔ نور الدین امجد

عربک سوسائٹی

نائب صدر ۔ مصلح الدین بنگالی۔

سیکرٹری ۔ عزیز احمد چوہدری

ہوسٹل یونین

صدر ۔ رشید احمد قیصرانی

نائب صدر محمد امجد

سیکرٹری ۔ محمد اسلم باجوہ

نائب سیکرٹری ۔ نور الدین امجد۔

(سیکرٹری کالج یونین۔)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ بلقیس جہاں بیگم بنت حکیم محمد عبد الصمد صاحب دہلوی چندروز علالت کے بعد بعمر ۲۸ سال ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء اس جہان فانی سے رخصت ہو کر ہم کو داغ مفارقت دے گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور ہم کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین میرے والد جناب حکیم محمد عبد الصمد صاحب ایک طویل مدت سے علیل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ عبد الباسط صدیقی موسیٰ منزل۔ اے۔ ایم۔ کراچی

۷ ۱۹۴۹ء بروز جمعہ میری والدہ محترمہ برکت بی بی زوجہ چوہدری عبد المجید صاحب مرحوم اوجلوی (قادیان) بعمر ۸۷ سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ اور صحابیہ تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ خاکسار شریف احمد مہاجر از لاہور۔

درخواست دعا:۔ میری ہمشیرہ کلثوم حمیدہ اکثر بیمار رہتی ہے۔ اور بعض اوقات بیماری خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

خاکسار فیض تلمبوی۔ ٹی۔ آئی کالج لاہور

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء تک منظور کیا گیا ہے۔ متعلقہ جماعتہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں اور سابقہ عہدہ داران سے چارج لے کر کام شروع کر دیں اور دو ہفتہ کے اندر اندر چارج لینے کی اطلاع نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ (نائب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ پاکستان)

چک ۸۴ الف مراد ڈاکخانہ چک ۸۴ مراد براستہ حاصل پور منڈی

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری علی محمد صاحب

سیالکوٹ چھاؤنی

پریذیڈنٹ:۔ شیخ نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار وارڈ نمبر ۷ صدر بازار سیالکوٹ کینٹ

جنرل سیکرٹری:۔ بابو محمد یوسف صاحب اکونٹنٹ کلرک I.S.P.R.C

" تبلیغ:۔ ڈاکٹر رشید احمد صاحب عالی S.M.E "

" مال:۔ لفٹنٹ صاحب دین صاحب متصل ربڑ فیکٹری شہاب الدین روڈ

" وصایا:۔ شیخ سرفراز علی صاحب معرفت جناب رشید محمد عالی صاحب

" تعلیم و تربیت:۔ جمعدار سید غوث علی شاہ صاحب آرمی کلوتنگ فیکٹری سیالکوٹ

ناصر آباد (سندھ)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ و خارجہ:۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب

سیکرٹری مال و وصایا:۔ منشی بوٹے خاں صاحب

" تعلیم و تربیت:۔ مولوی رحمت علی صاحب

عارف والا ضلع منٹگمری

پریذیڈنٹ:۔ سید سردار حسین شاہ صاحب

چک ۸۱ جنوبی ڈاکخانہ چوکی بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ:۔ حاجی چوہدری فضلداد صاحب گوندلیہ

سیکرٹری:۔ چوہدری محمد شریف صاحب

چک ۱۲۴ ڈاکخانہ چک $\frac{۱۲۱}{10-R}$ براستہ خانیوال ضلع ملتان

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری محمد طفیل صاحب

سیکرٹری مال و تبلیغ:۔ رشید احمد صاحب

چک $\frac{۲۸۱}{ج ب}$ ضلع لائلپور براستہ پکا آنا

پریذیڈنٹ:۔ ماسٹر عبدالغنی صاحب

سیکرٹری:۔ عنایت حسین شاہ صاحب

جہلم

سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ مولوی عبدالکریم صاحب

چک $\frac{۶۹}{R.B}$ گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور

پریذیڈنٹ:۔ چوہدری سلطان علی صاحب

سیکرٹری مال:۔ چوہدری صادق علی صاحب

" دعوۃ و تبلیغ:۔ مولوی کریم بخش صاحب

" تعلیم و تربیت:۔ مولوی خدا بخش صاحب

" امور عامہ:۔ چوہدری اصغر علی صاحب

" ضیافت:۔ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب

آڈیٹر:۔ چوہدری برکت علی صاحب

چک شیرکا ضلع لائلپور

سیکرٹری امور عامہ:۔ میاں بشیر محمد صاحب

تبلیغ میاں محمد الیاس صاحب

ملتان

جنرل سیکرٹری:۔ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب کراؤن میڈیکل ہال کپ بازار۔ ملتان

سیالکوٹ آنے والے احباب کے لئے اعلان

"تمام باہر سے آنیوالے احباب کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ یہاں پر باقاعدہ جماعت قائم ہے۔ اور نماز جمعہ عزیز منزل نزد گھنٹہ گھر صدر بازار سیالکوٹ چھاؤنی میں ہوتی ہے۔ اسلئے جب بھی کوئی دوست یہاں تشریف لائیں۔ وہ اپنی آمد کی رپورٹ مندرجہ بالا جگہ پر کریں۔ اور یا پریذیڈنٹ صاحب مقامی شیخ نذیر احمد صاحب ملٹری کنٹریکٹر سے ضرور ملیں۔ اس اعلان کی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی ہے۔ کہ متعدد احباب کی آمد و رفت کے متعلق جماعت مقامی کو اطلاع ملتی ہے۔ مگر جماعت کے بکھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے ان کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور باوجود بہت کوشش کے بہت سے احمدیوں کا پتہ ہی نہیں لگتا۔ اسلئے تمام نو آمدہ احباب مندرجہ بالا اعلان پر عمل فرما کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔"

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

وصیت نمبر ۱۲۰۵۰ میں محمد صادق ولد میاں عبدالمجید صاحب قوم مغل گورنمنٹ پنشنر عمر ۶۲ سال بیرون دہلی دروازہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۱۵۰/-/- روپیہ (ڈیڑھ صد) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد صادق مبارک منزل بیرون دہلی دروازہ

گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد:۔ عبدالحی موصی

وصیت نمبر ۱۲۰۵۲ میں رشیدہ بیگم زوجہ شریف احمد صاحب قوم مغل عمر ۳۰ سال ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر ۲۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور کڑے طلائی وزنی ۷۰۰/-/- روپیہ

کانٹے و منڈری قیمتی ۱۰۰/-/- "

کل جائیداد مع حق مہر ۲۸۰۰/-/- روپیہ

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

الامتہ:۔ رشیدہ بیگم گواہ شد:۔ شریف احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ عبدالرشید والد موصیہ

وصیت نمبر ۱۲۰۵۷ میں چوہدری محمد حسین ولد غلام قادر صاحب قوم جٹ ذیلدار ساکن حال بدین ضلع حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں فسادات ہندو مسلم پر ہندوستان سے پاکستان آیا ہوں۔ تقریباً عرصہ ۲ سال ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں میری اصل جائے سکونت موضع بچھوال تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور تھی۔ اور جو زمین وہاں پر میری مشترکہ ہے۔ وہ تقریباً آٹھ ایکڑ حصہ چار گھماؤں (۴) کے قریب تھی۔ اس کے عوض جو زمین پاکستان میں مجھے الاٹ ہوئی ہے۔ جس کی درخواستیں ریکارڈ محکمہ مال میں ہیں۔ میں اپنی وصیت میں اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ دفتر وصایا کراتا رہوں گا۔ اس آمد سے ماہوار چندہ ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ فی الحال میں محنت مزدوری کر کے اپنی اور بیوی بچوں کی شکم پروری کر رہا ہوں لہذا میری وصیت جو کہ میں روبرو گواہان کے کرتا ہوں۔ منظور فرمائی جاوے۔

العبد:۔ محمد حسین۔ گواہ شد:۔ امام دین ولد گلاب دین

گواہ شد:۔ عبدالعزیز ولد ملک محمد دین

وصیت نمبر ۱۰۹۹۲ میں مرزا عنایت اللہ ولد مرزا اسلام اللہ صاحب قوم مغل عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں۔ مجھے اس وقت ماہوار چوہتر روپے مل رہے ہیں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں جو جائداد پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ مرزا عنایت اللہ ولد مرزا اسلام اللہ ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول چنیوٹ

گواہ شد:۔ فیض محمد خاں حالی جودھامل بلڈنگ لاہور

وصیت نمبر ۱۰۹۸۸ میں محمد بخش ولد جھنڈے خاں صاحب قوم مغل میر پیشہ وکالت عمر ۵۱ سال ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۷/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان جدی قیمتی	۲۰۰۰/-/- روپیہ (مع اضافہ سامان)
لائبریری	۲۰۰۰/-/- "
ماہوار آمدنی	۵۰۰/-/- "

میرے والد صاحب زندہ ہیں جائداد متذکرہ بالا کے اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد علاوہ متذکرہ بالا جائداد کے ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد بخش

گواہ شد:۔ منیر الدین بقلم خود مجتنے والا
گواہ شد:۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ

وصیت نمبر ۱۱۵۸۹ میں ریشم بی بی اہلیہ بابو مولا بخش صاحب عمر ۴۰ سال ساکن گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بصورت زیورات حاصل کر لیا ہوا ہے۔ جو مبلغ ۵۰۰/- روپیہ تھا
ڈنڈیاں طلائی ۲ تولہ ۲ رتی قیمتی ۱۳۰/-/- روپیہ
بٹن و تنتھ طلائی وزنی ۱½ تولہ ۱۲۰/-/- روپیہ
انعام طلائی ۱ تولہ ۸۰/-/- روپیہ
پھل طلائی وزنی ۱ تولہ ۸۰/-/- روپیہ
پہنچی طلائی ۲ تولہ (ملاوٹی) ۱۸۰/-/- روپیہ
کل میزان ۵۹۰/-/- روپیہ
مذکورہ بالا ۵۹۰ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
الامتہ: ریشم بی بی ساکن گوجرہ۔ گواہ شد:۔ بابا مولا بخش صاحب خاوند موصیہ ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گوجرہ۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور

وصیت نمبر ۱۱۵۹۰ میں نظام بی بی زوجہ بابو مولا بخش صاحب عمر ۵۰ سال سکنہ گوجرہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۲/-/- روپے بذمہ میرے خاوند مذکور کے واجب الادا ہے۔ زیورات کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ ڈنڈیاں طلائی وزنی ۲ تولہ قیمتی ۱۶۰/-/- روپیہ۔ انگوٹھی وزنی ایک تولہ ۸۰/-/- روپیہ۔ تنتھ طلائی وزنی ایک تولہ ۸۰/-/- روپے ۴۔ ہسی نقرئی وزنی ۲۰ تولہ ۲۰/-/- روپیہ ۵۔ چوڑیاں نقرئی وزنی ۳۰ تولے ۳۹/۸/- روپے میزان ۴۱۱/-/- روپے
اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ جائداد مذکورہ بالا کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ نظام بی بی زوجہ بابو مولا بخش صاحب قوم آرائیں حال سکونتی مہاجر گوجرہ۔ گواہ شد:۔ بابو مولا بخش ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر
گواہ شد:۔ عبد العزیز پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ گوجرہ۔

وصیت نمبر ۱۱۵۹۱ میں مولا بخش ولد مہر بڈھا صاحب عمر ۵۵ سال ساکن حال گوجرہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ مشرقی پنجاب میں اراضی ۳۰ گھماؤں چاہی۔ بارانی مشتمل واقع موضعات مذکور میں تھی۔ ننگل سے گھماؤں قادیان زرعی کنال۔ منصور کے ۷ کنال ڈلہ للہ گھماؤں کاہلواں ایک گھماؤں للہ کنال بلا شراکت غیری تھی۔ مذکورہ بالا جائداد مشرقی پنجاب والی اگر واپس مل گئی تو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ موجودہ وقت میں پنشنر ہوں۔ جس کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ایک دو ماہ تک ہو جائیگا۔ قریباً ۶۰/-/- روپیہ پنشن مقرر ہوگی۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوئی تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔
العبد:۔ بابو مولا بخش۔ گواہ شد:۔ غلام حسین ولد رحیم بخش ساکن گوجرہ۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبد العزیز پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ

وصیت نمبر ۱۲۱۰۳ میں مسمات کاکی زوجہ عمر الدین قوم راجپوت عمر ۴۰ سال ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے بتیس روپے بذمہ خاوند۔ ڈنڈیاں طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ قیمت ۹۰/- روپے ڈنڈیاں چاندی ایک جوڑی قیمت لیکر روپیہ ۱/-/- بند طلائی چاندی۔ ایک جوڑی قیمت اندازاً ۲۵/- مبلغ ۲۰۰/- روپیہ (دو صد) روپیہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا جمع ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامتہ:۔ موصیہ کاکی نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ عمر الدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد شیخ محمد حسین پنشنر سیکرٹری مال جماعت چنیوٹ

وصیت نمبر ۱۲۱۰۲ میں زبیدہ بیگم بنت خواجہ شمس الدین مرحوم قوم خواجہ سہگل ساکن چنیوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائداد میں سے ایک جوڑی موتی کی چوڑیاں قیمت اندازاً ۱۰۰/-/- روپیہ۔ سونے کی بالیاں وزنی ۶ ماشہ ایک انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ کل ۹ ماشہ جن کی موجودہ قیمت مبلغ ۸۱/-/- روپے ہے میں اس رقم ۱۸۱/-/- روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے اپنے بھائی کی طرف سے مبلغ ۵/-/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اسکا بھی آٹھواں حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری آمدنی کی کمی بیشی ہوئی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامتہ:۔ زبیدہ بیگم مورخہ ۱۱/۸/۴۹
گواہ شد:۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب محلہ دارالرحمن پورہ چنیوٹ۔ Chiniot
گواہ شد:۔ سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ چنیوٹ۔

درخواست ہائے دعا

میری اہلیہ تین روز سے تپ محرقہ بخار بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ دستگیر محمد (لاہور)
میری لڑکی عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہے اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب مکمل صحت کیلئے دعا فرمائیں

اجلاس جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب جج درجہ اول پشاور

مقدمہ ۱۴۲ پیشی ۹/۱۱/۴۹

میسرز جی دھرم سنگھ رام سنگھ ہندو خاندان مشترکہ بذریعہ رام سنگھ پرنسپل خاندان مذکور سکنہ دیال سنگھ منشن مال روڈ۔ لاہور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعیان

بنام:۔ عالم خان ولد رسالدار میجر لعل خان افریدی سکنہ جمرود۔ حال اندرون ڈبگری دروازہ۔ شہر پشاور ۲۔ امریت سنگھ ولد سردار کرپال سنگھ سکنہ سینٹ جیمز روڈ پشاور حال معرفت جنرل الیکٹرک سٹور نزد کناٹ سرکس نئی دہلی۔ ہندوستان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مدعا علیہم

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۳۰۰۰/- روپیہ بابت اصل و سود بر لئے بدر نوٹ محررہ ۲۲/۶/۴۶ بہ تفصیل ذیل:۔ اصل ۲۰۰۰/- روپیہ سود از ۲۵/۶/۴۶ تا ۲۵/۱/۴۹ میعادی سالہ بشرح ۱/- ماہوار مبلغ ۷۲۰/- روپیہ سود در سود ۲۸۰/- روپیہ جملہ سود ۱۰۰۰/- روپیہ مالیت بغرض رسوم و تعینات سماعت ۳۰۰۰/- روپیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم کی تعمیل معمولی طریقہ سے بلوتی مشکل پائی جاتی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ تم مورخہ ۹/۱۱/۴۹ کو اصالتاً و وکالتاً یا بذریعہ مختار حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ بصورت دیگر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ دستخط سب جج درجہ اول پشاور۔ آج بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔ (مہر دستخط)

اجلاس جناب ملک محمد حمید صاحب پی۔ سی۔ ایس افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر

محمد الدین ولد چنن قوم جٹ سکنہ تارہ گڑھ تحصیل گجرات

بنام

لاہوری مل ولد نند لال قوم کھتری سکنہ گوراگی تحصیل گجرات حال مشرقی پنجاب

دعویٰ فک الرہن رقبہ موضع کوٹ غلام تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر اسے کوئی عذر کسی قسم کا ہو۔ تو مورخہ ۳/۱۱/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو جاوے۔

بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

کلکٹر
17/10/49

مہر عدالت
دستخط حاکم

گورنر مغربی پنجاب کی پریس کانفرنس

(بقیہ صفحہ اول)

کہ اس سے ملک میں انتشار پیدا نہ ہو۔ اور تخریبی عناصر اسے اپنے مقاصد کے حصول کے لئے آلہ کار نہ بنا سکیں۔ صحیح حالات کا جائزہ لینے کے بعد مفادِ مملکت کے تقاضوں کو ہر دم پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ آپ نے بعض اندرونی و بیرونی خطرات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ بیشک آپ آزاد ملک کے آزاد باشندے ہیں۔ اور دیانتدارانہ رائے کے اظہار کا حق رکھتے ہیں۔ لیکن اپنے اس حق کے استعمال میں ایسا رنگ پیدا نہ ہونے دیجئے۔ کہ چھپے دشمن اس کو پاکستان کی تباہی کا ذریعہ بنا لیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے مزید فرمایا! ایک امر جسے ہمیں نہیں بھولنا چاہیئے۔ یہ ہے۔ کہ اپنی آزادی کی جدوجہد میں ہم ایک غیر حکومت کے خلاف سب کچھ روا رکھتے تھے۔ لیکن اب حالات بدل چکے ہیں۔ آپ کی اپنی حکومت ہے۔ اس کا مفاد آپ کے نزدیک بہرحال مقدم ہونا چاہیئے۔ پاکستان کے مفاد کو نقصان پہنچانے کی جو کوشش بھی کی جائے گی۔ حکومت اسے قطعاً برداشت نہیں کرے گی۔

قابل اعتراض مضامین کی اشاعت اور غیر محتاط طرزِ نگارش کے نقصانات اور بُرے نتائج پر روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے سیاسی مسائل پر اظہار خیال کے متعلق بھی احتیاط برتنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ فرمایا۔ کہ اس بارے میں غفلت برتنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔ کہ سیاسیات پر بحث جماعتوں کی بجائے شخصیتوں کے گرد گھومنے لگتی ہے۔ جس سے نت نئی الجھنیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ملکی مفاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے لگتا ہے۔

تقریر کے ابتداء میں ہز ایکسلنسی نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ کہ مغربی پنجاب میں ابتداء ہی سے نہایت مضبوط پریس قائم ہے۔ اور گذشتہ انقلاب میں زلزلے کی سی جس کیفیت سے اس صوبے کو دوچار ہونا پڑا۔ اس سے بچ نکلنے میں ہمیں جو کامیابی نصیب ہوئی۔ اس میں اخبارات کی خدمات کا بہت دخل تھا۔ اگر اخبارات حالات کو صحیح رنگ میں عوام کے سامنے پیش نہ کرتے تو انقلاب سے دشمن جو نقصان ہمیں پہنچانا چاہتا تھا۔ اس کا مقابلہ اس قدر کامیابی کے ساتھ کرنا ہمارے لئے کبھی ممکن نہ ہوتا۔ مشرقی پاکستان میں مضبوط پریس کا موجود نہ ہونا ہمارے لئے بہت پریشان کن ہے۔ اور وہاں کی کمی ہمیں اس امر کا احساس دلاتی ہے۔ کہ ہم پریس کے معاملے میں باقی صوبوں کی نسبت بہت خوش قسمت واقع ہوئے ہیں۔

...... ۱۲ ہزار خیموں میں گذاریں گے۔ توقع ہے۔ کہ ۱۹۵۰ء میں ڈیڑھ لاکھ تارک وطن اور آجائیں گے اس سے نصف سے بھی کم کو آباد کیا جا سکے گا۔

سرکاری اندازوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آئندہ سال اس وقت تک تقریباً ۲ لاکھ افراد یا آبادی کے ۱۴ فیصدی افراد کو کیمپوں میں رہنا پڑے گا۔ (ا سٹار)

سردار ابراہیم کی مراجعت

راولپنڈی ۲۲ اکتوبر۔ اپنے ہیڈ کوارٹر میں چار روز رہنے کے بعد کل صدر آزاد کشمیر حکومت سردار محمد ابراہیم مظفر آباد سے واپس آ گئے۔ کل صبح ایک بڑے ہجوم نے انہیں الوداع کہا۔ ان میں وزراء اعلیٰ افسر اور غیر افسر سب شامل تھے۔ دور دور سے لوگ ڈھول اور بار لیکر صدر آزاد کشمیر کو الوداع کہنے آئے تھے۔ جونہی ان کی موٹر روانہ ہوئی۔ توپ کے گولوں کی سلامی دی گئی۔ اور تمام مہاجروں دوسرے مقامات پر ان کے مشن کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ مظفر آباد سے کوہالہ تک کے ۲۰ میل سفر میں کئی مقامات پر کشمیریوں کے ہجوم کی وجہ سے انکی موٹر رک گئی۔ کوہالہ کے پل پر ریاستی پولیس کے ایک دستہ نے انہیں گارڈ آف آنر دیا۔ (اسٹار)

اسرائیل میں بیکاری بڑھ رہی ہے

تل ابیب ۲۲ اکتوبر۔ وسیع پیمانہ پر یہودیوں کو اسرائیل میں داخل کرنے کی پالیسی کی وجہ سے اسرائیل کے لئے بڑے تشویشناک نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ ۹۰ ہزار بے کار اور غیر آباد شدہ تارک وطن کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور یہودی ایجنسی کو توقع ہے۔ کہ دسمبر تک یہ تعداد ایک لاکھ دس ہزار ہو جائے گی۔ کیمپ میں موجود لوگوں کے لئے بھی جگہ کافی نہیں ہے۔ ان میں سے اکثر موسم سرما

بلوچستان میں مہاجرین کے مطالبات

کوئٹہ ۲۲ اکتوبر۔ بلوچستان میں مہاجرین کے مشاورتی بورڈ کے صدر نے اخبارات کو ایک بیان دیا ہے۔ اس میں اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ مقامی مہاجرین نے اپنا معاملہ گورنر جنرل اور نائب وزیر مہاجرین کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جب کہ وہ یہاں آئے تھے بیان میں کہا گیا ہے کہ گورنر جنرل اور نائب وزیر مہاجرین نے ان کے مطالبات پر ہمدردی کے ساتھ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان کے مطالبات میں مکانوں کے کرایہ میں ۵۰ فی صدی کمی ضرورت مندوں کو قرضے۔ بلوچستان کی کوئلے کی کانوں کا الاٹمنٹ اور کوئٹہ میونسپلٹی اور بلوچستان کونسل میں نمائندگی شامل ہے۔ (ا سٹار)

کوئٹہ ۲۲ اکتوبر:۔ اس موسم میں غیر معمولی طور پر بلوچستان کے تقریباً تمام شہروں میں درجہ حرارت گر گیا ہے۔ چونکہ کئی دن سے سرد ہوا چل رہی ہے۔ نلوں اور نالیوں میں پانی جم گیا ہے۔ اب درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ (اسٹار)

فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس!

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ فوڈ ایڈوائزری کمیٹی مغربی پنجاب کی ۲۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ہونے والی میٹنگ جسے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۹ء بروز منگل بوقت ۱۰ بجے صبح گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں ہونی قرار پائی ہے۔ ہز ایکسلنسی گورنر اس کی صدارت فرمائیں گے۔

ادارۂ اقوام متحدہ نازک دور میں روسی رویہ کے متعلق قیاس آرائیاں!

لیک سکسیس ۲۲ اکتوبر۔ ہندوستان مجلس تحفظ میں ایک ایسے وقت شامل ہوگا۔ جبکہ اقوام متحدہ کا سب سے زیادہ منافقت دو دبن جانے کا خطرہ ہے۔ یوگوسلاویہ کے انتخاب کی وجہ سے روس کو اپنی سب سے بڑی شکست ہوئی۔ تلملا رہا ہے مسٹر وشنسکی کے اس اعلان کے بعد روس یوگوسلاویا کو مشرقی یورپ کا نمائندہ تسلیم نہیں کرے گا۔ یہاں نمائندے اقوام کا بہت بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ سے روس کی علیحدگی کی تو پہلے ہی توقع کی گئی تھی۔ لیکن اب اسے عملی جامہ پہنایا گیا۔ اور نہ ہی آئندہ اس کا خیال کیا جا رہا ہے۔ لیکن روس اب بھی مجلس تحفظ کا بائیکاٹ کر سکتا ہے۔ اس کی اس حرکت سے مجلس کا کام مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ کیونکہ تمام فیصلوں پر پانچ بڑوں کا اتفاق ضروری ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جنوری میں جب یوگوسلاویہ مجلس تحفظ کی نشست پر بیٹھے گا۔ اس وقت روس کوئی کارروائی کرے گا۔ دوسرے لوگوں کا اندازہ ہے۔ کہ یوگوسلاویہ کے انتخاب کی وجہ سے روس اپنی آلہ کار حکومتوں کے ذریعہ سے ٹیٹو کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنے میں عجلت کرے گا۔ اور اس بات کا یقین کرے گا کہ جنوری میں یوگوسلاویا کا جو وفد مجلس تحفظ میں آئے۔ وہ وفادار قسم کا کمیونسٹ وفد ہو۔ ابھی چین کے موجودہ قوم پرست وفد کو نکال کر چینی کمیونسٹ حکومت کے وفد کا آنا باقی ہے۔ اس کی وجہ سے روس کو مجلس تحفظ میں ایک نیا اتحادی مل جائے گا جو ایک ویٹو کا حامل ہو گا۔ اس بات کا امکان ہے کہ یوگوسلاویہ اور چین دونوں جگہ واقعات سرعت سے وقوع پذیر ہونگے اور گمان غالب ہے اقوام متحدہ کو کشیدگی کے ایک دور میں داخل ہونا پڑے گا۔ (ا سٹار)

پسماندہ اقوام پر بھی شراب بندی کی جائے

سیالکوٹ ۲۲ اکتوبر۔ اسٹار کو ایک بیان دیتے ہوئے مغربی پنجاب کی پسماندہ اقوام کی فیڈریشن کے سیکرٹری مسٹر گنگا لال سیدھو نے پر جوش طریقے سے یہ مطالبہ کیا کہ شراب بندی کے موجودہ حکم میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ اس کا نفاذ پسماندہ اقوام پر بھی ہو سکے۔

یہ یاد رہے کہ اس سلسلے میں فیڈریشن کا ایک وفد مغربی پنجاب کی حکومت اور حکومت پاکستان کے وزیر قانون لیبر مسٹر جوگندر ناتھ منڈل سے ملا تھا۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ ان کے مطالبات پورے کرنے کے امکان کی تحقیقات کرنے کے لئے قدم اٹھائے جا چکے ہیں۔ اور صوبے کے آبکاری کمشنر کی رپورٹ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ فیڈریشن کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس اس سلسلہ میں آئندہ اقدامات پر غور کرنے کے لئے آئندہ ماہ منعقد ہو رہا ہے۔ (ا سٹار)

بین الاقوامی انجمن مہاجرین!

جنیوا ۲۲ اکتوبر۔ بین الاقوامی انجمن مہاجرین نے کل کہا ہے کہ آباد کاری کے لئے از سر نو زندگی حاصل کرنے کی باقی مدت میں وہ امید ہے۔ کہ وہ مزید ایک لاکھ بے خانماں افراد کو مہیا کرے گی۔ انجمن کی جنرل کونسل نے ۳۰ جون کے بعد کی سرگرمیوں کے لئے ۵۰ لاکھ پونڈ کا بجٹ منظور کیا۔ اول طے کیا گیا تھا کہ اس انجمن کی سرگرمیوں کو ۳۰ جون کو ختم کر دیا جائے گا۔ کونسل نے اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی توجہ منعطف کرائی ہے۔ کہ اس تاریخ کے بعد بے خانماں لوگوں کی حفاظت کے لئے ایک مستقل مشنری مہیا کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ (اسٹار)

مشرقی بنگال میں اناج کی قیمتوں میں کمی

ڈھاکہ ۲۲ اکتوبر۔ مشرقی بنگال میں غذائی صورت حال کافی بہتر ہو گئی ہے۔ چنانچہ حکومت نے ۲۳ اکتوبر سے غلہ کی قیمتوں میں کمی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چاول جیسے آٹھ آنے چھ پائی فی سیر کے عوض آٹھ آنے سیر فروخت ہوگا۔ اور فی سیر آٹے کی قیمت بھی چھ آنے ہوگی۔ (اسٹار)

مسلمان تعاون کر کے ہی خوشحال رہ سکیں گے

قاہرہ ۲۱ اکتوبر۔ مکہ معظمہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مصر کے امیر حج ڈاکٹر عبد الوہاب عزام نے سلطان ابن سعود سے ملاقات کی تھی۔ سلطان موصوف نے گفتگو کے دوران میں کہا تھا۔ کہ مصر اور سعودی عرب کو علیحدہ کرنا ناممکن ہے۔ سلطان ابن سعود نے شاہ فاروق کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ جب تک مسلمان آپس میں تعاون کرتے رہیں گے۔ وہ خوشحال رہیں گے۔ جن مسلمانوں کے وفد نے سلطان کی فیاضانہ مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا تھا۔ ان سے خطاب کرتے ہوئے سلطان ابن سعود نے کہا۔ کہ ”ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ لیکن اس کی دو شرائط ہیں۔ اول تو یہ کہ آپ مصر سے تعاون کریں دوسرے آپ عرب لیگ کی حفاظت کریں۔“ (اسٹار)

جوار۔ باجرہ۔ مکئی اور جو سے پابندیاں اٹھالی گئیں

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے اندر جوار۔ باجرہ۔ مکئی اور جو کی قیمتوں اور نقل و حرکت سے تمام پابندیاں اٹھالی ہیں۔ اب مغربی پنجاب سے مغربی پاکستان کے کسی بھی حصہ میں اجناس کی خوردنی کی درآمد اور برآمد بلا روک ٹوک کی جا سکتی ہے۔ اب سے جوار۔ باجرہ۔ مکئی۔ جو اور چنے کی دال کے علاوہ باقی تمام اجناس کے کاروبار کے لئے لائسنس کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ ان اجناس خوردنی کی نقل و حرکت پر ہندوستانی سرحد سے دس میل کے اندر اندر کے علاقہ میں پابندیاں بدستور جاری رہیں گی۔